کا یہ عذاب اسی طرح آئے گا کہ ہم خوف اور دہشت میں مبتلا ہونگے اور دشمن ہم پر غلبہ پائے گا اور اذیت سے دوچار کرے گا کیا یہ لوگ اس آیت مبارکہ کے مصداق نہیں ہیں۔ جو بسنت جیسی رسم بد کو ثقافت کا نام دیں اور شیطانی عمل کو تہوار قرار دیں اور اس میں اسراف اور تبذیر کا بھرپور مظاہرہ ہو۔ جو سراسر شیطانی عمل ہے۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔

اس پر مستزاد یہ کہ نہایت بیہودہ گانے مرد و زن کا اختلاط اور کھلے عام شراب نوشی اور پوری رات منکرات کے کھلے عام مظاہرے۔ آخر یہ سب کس تہذیب کی نمائندگی ہے۔ اور اس سے مقصد کیا ہے؟ یہ تفریح ہے کہ کم از کم تین دن پورے شہر لاہور ہڑبونگ اور شور وغل ہوگا۔ بیمار اور مریض اور پڑھنے والے بچے بچیاں ایک عذاب میں مبتلا ہونگے۔ بجلی کی بار بار بندش اور دھاتی تاریں استعمال کرنے کی وجہ سے ہر سال واپڈا کا کروڑوں کا نقصان کس کھاتے میں جاتا ہے۔ اس قوم کے دانشور اہل فکر کہاں ہیں۔ الیس فیکم رجل رشید۔ سچی بات یہ ہے کہ جشن بہاراں اور بسنت کے نام پر اس قوم نے عذاب الٰہی کو دعوت دے رکھی ہے۔ اور اس کا خمیازہ پوری قوم بھگت رہی ہے۔

ویسے بھی ایک جاہل انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ اس کے پڑوس میں اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو جائے تو وہ اپنی تمام تر خوشیاں قربان کر دیتا ہے اور پڑوسیوں کے غم میں شریک ہو جاتا ہے لیکن یہ کیسی سمجھدار قوم ہے کہ پڑوس میں آگ لگی ہے امت مسلمہ کو جان کے لالے پڑے ہیں لیکن یہ جشن کے نام پر بدمستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ افسوس صد افسوس یہ قوم ہندوانہ رسم و رواج کو اس قدر اہمیت دے گی اس کا تصور بھی تکلیف کا باعث ہے ایک طرف وہ ہندو مسلمانوں سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ ان کے ساتھ کسی کھیل میں شریک ہونا پسند نہیں کرتا۔ اور ہر قسم کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے اور طرح طرح کی الزام تراشی کرتا ہے۔ لیکن ہمارے سورما کس قدر بے غیرت اور بے شرم ہیں کہ ان کے گانوں پر اپنی بیٹیوں کو نچواتے ہیں۔ خود رقص کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ان کی متروک رسوم کو زندہ رکھتے ہیں اور اس کیلئے اپنی عزت مال جان سب کچھ داؤ پر لگا رکھا ہے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

ہماری تمام اہل دانش مفکرین، علماء، وکلاء، اساتذہ اور غیرت مند شہریوں سے درخواست ہے کہ ہوش کے ناخن لیجئے۔ عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیجئے اور اس سیلاب کا راستہ روکئے، اور حکمرانوں کی بدمستی کو لگام دیجئے شاید ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

سانحہ چک نمبر 202 بھائی والہ

جماعتی احباب کیلئے یہ خبر نہایت الم کا باعث ہوگی کہ گذشتہ دنوں معمولی رنجش اور مسجد کے تنازعہ پر چک نمبر 202 عدیل ٹاؤن بھائی والہ میں مولانا عبدالرحمٰن خطیب اور ایک نمازی محمد سعید کو نہایت بے دردی کیساتھ شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسجد کے خطیب مولانا عبدالرحمٰن جامعہ کے ساتویں کلاس کے طالب علم تھے نہایت مودب اور لائق طلبہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ قرآن حکیم کے حافظ اور اچھے خطیب تھے۔ شہادت کی شدید خواہش رکھتے تھے جبکہ دوسرے نوجوان محمد سعید بھی دین اسلام کی بڑی تڑپ رکھتے تھے۔ اور کتاب وسنت کی تبلیغ کیلئے بے چین رہتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ ان دونوں کی شہادت قبول فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ ہم یہاں ذمہ داران سے گزارش کریں گے کہ وہ قاتلین کو فوراً گرفتار کریں اور کیفر کردار تک پہنچائیں۔ اس المناک سانحہ میں دونوجوان شدید زخمی بھی ہوئے ان کی صحت یابی کی دعا کرتے ہیں۔